Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل ربوہ

روزنامہ
فون ۳۹۶

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

The Daily
**ALFAZL**
**RABWAH**

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

| جلد ۶۸/۳۳ | ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۲ اخاء ۱۳۵۸ ہش ۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۴۰ |
|---|---|---|

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ :-
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ
احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں بخیر و عافیت رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

---

محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ کا اپنڈکس کا آپریشن مورخہ ۱۸ اکتوبر کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ آپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

---

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم راجہ منیر احمد صاحب ابن ڈاکٹر محمد الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع وہاڑی کو لندن میں ۲۰ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہ ذرہ نوازی بچے کا نام مسعود احمد رکھا ہے۔ نومولود مکرم داؤد احمد صاحب گلزار کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی صحت و عمر میں برکت دے اور اسے خادم دین بنائے۔ آمین

---

## اپنے اموال کی حفاظت کیجئے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کیجئے کہ یہ طریق اپنے اموال کو بچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"جو شخص مال سے محبت کرکے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔"
(تبلیغ رسالت جلد دہم)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ ۔

(البقرہ ع ۲۴)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اموال کو خرچ کرکے ان کی حفاظت کیجئے۔!

(ناظر بیت المال آمد)

---

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ
نفوس کرتی ہے

---

# جماعتِ احمدیہ مرنے کے لئے نہیں زندہ کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے

## عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے اور حمد کے ترانے گاتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ

### مجلس خدام الاحمدیہ کے ۳۵ ویں سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطاب

ربوہ ۲۱ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں پُرشوکت اور ولولہ انگیز انداز میں اعلان فرمایا کہ خدا کے فعل نے ثابت کر دیا ہے کہ جماعت احمدیہ مرنے کے لئے نہیں بلکہ زندہ کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

آج یہاں تیسرے پہر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ۳۵ ویں سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آج جماعت کے بڑوں اور چھوٹوں کو میرا یہ پیغام ہے کہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کے ترانے گاتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے جاؤ۔ حضور نے فرمایا کہ خدا کے فرشتے آسمانوں سے تمہاری مدد کو اُتریں گے اور تم اپنی زندگی کا مقصد اپنی زندگیوں میں ہی پورا ہوتے دیکھو گے۔ حضور نے فرمایا کہ نوعِ انسان کو یہ وعدہ دیا گیا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں سب کے سب انسان خدائے واحد و یگانہ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کریں گے، ان کے دل خدا تعالیٰ کی حمد سے ہمیشہ معمور رہیں گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ان کے سینوں میں ہمیشہ موجزن رہے گا۔

حضور نے فرمایا کہ یہ وعدہ جو خدا تعالیٰ نے دیا تھا اس وعدے کے پورا ہونے کا زمانہ آگیا ہے اور خدا تعالیٰ کی تدبیر اور تقدیر حرکت میں ہے اور دنیا کے گوشے گوشے میں انقلابی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس انقلابِ عظیم نے جماعتِ احمدیہ کو جو ایک غریب جماعت ہے، جو ایک دھتکاری ہوئی جماعت ہے، جو ایک بے بس اور سیاست سے بے تعلق جماعت ہے اسے زمین سے اُٹھا کر آسمانوں تک پہنچا دیا۔

حضور نے نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام، احمدیت اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے زبردست نعروں کی گونج میں ارشاد فرمایا کہ ہر آن خدا تعالیٰ کے فضل بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں اور ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے ہم اپنے ربِّ کریم کا شکر ادا کر سکیں۔ دنیا نے کہا تھا کہ ہم اس جماعت کو اپنے پاؤں تلے روند دیں گے مگر خدا کے فعل نے ثابت کیا کہ یہ جماعت مرنے کے لئے نہیں زندہ کرنے کے لئے پیدا ہوئی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے مختصر خطاب میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے خدا تعالیٰ کے لاتعداد افضال و انعامات کا ذکر کیا۔ حضور کے خطاب کے دوران بارش شروع ہو گئی جس پر حضور نے بارش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جو بارش ہو رہی ہے یہ رحمت کی بارش ہے۔ تم میں سے کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ اس کے قطروں کو گن سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش ہماری جماعت پر ہو رہی ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہیں۔ اس پر احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر، حضرت خاتم الانبیاءؐ زندہ باد اور اسلام اور احمدیت زندہ باد کے نعرے بلند کئے۔

حضور نے جماعت احمدیہ پر ہونے والے خدائی فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی رحمت کے دو تازہ نمونے یہ ہیں کہ جماعتہائے احمدیہ یورپ اور انگلستان کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی ہے کہ ایک بڑی جائیداد انہوں نے اشاعتِ اسلام کے لئے ناروے میں خریدی ہے اور یہ بھی توفیق خدا نے دی ہے کہ سپین کے ملک میں جو کہ کیتھولک ازم کا گھر ہے ایک زمین خریدی گئی ہے اور اس زمین کے متعلق وہاں کی لوکل باڈی اور حکومت نے یہ بات لکھ کر اجازت دیدی ہے کہ وہاں پر جماعت احمدیہ کا مشن ہاؤس اور اللہ کا گھر مسجد بنائی جا سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اب سوائے ایک دو جگہ کے جہاں کوشش ہو رہی ہے یورپ کے ہر ایک ملک میں اللہ کے نام کو بلند کرنے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے مشن ہاؤس

(باقی صفحہ پر)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحئی، مطبوعہ ضیاء الاسلام ...

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۹ر ذیقعد ۱۳۹۹ھ

۲۲ر اخاء ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# عقلمندی اور دانشوری کا قرآنی معیار

عقلمندی اور دانشوری کے عام دنیوی معیار اور قرآنی معیار میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ آجکل کی دنیا میں تو بالعموم چالاکی، ہوشیاری اور عیاری کو اور اسی طرح جائز یا ناجائز ذرائع سے مطلب براری کو یا پھر مادی علوم میں دسترس اور مہارت کو عقلمندی اور دانشوری سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ایسی نام نہاد عقلمندی اور دانشوری بعض انسانوں کو اخلاق سے عاری کر کے انہیں جانوروں سے بدتر بنا چھوڑتی ہے اور بعض انسانوں کو جو مادی علوم میں دسترس اور مہارت ہی کو سب کچھ سمجھتے اور اس بناء پر اپنے آپ کو بڑا عقلمند اور دانشور تصور کرتے ہیں ان کی مادی علوم میں دسترس اور مہارت فلسفہ کی گتھیوں میں الجھا کر انہیں خدا، مذہب اور آخرت سے لاپرواہ کر دیتی ہے اور ان جملہ بنیادی حقیقتوں اور ابدی صداقتوں کا انہیں منکر بنا چھوڑتی ہے اور وہ فلسفیانہ موشگافیوں کے چکر میں پھنس کر مادی ترقیات اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کو ہی انسانیت کا معراج تصور کرنے لگتے ہیں۔

برخلاف اس کے قرآن مجید نے عقلمندی اور دانشوری کا معیار ایمان باللہ، ایمان بالرسالت اور ایمان بالآخرت کو قرار دیا ہے۔ کسی انسان کا اللہ، رسول اور آخرت پر ایمان جتنا زیادہ پختہ ہوتا ہے اور جتنا زیادہ وہ اپنے اس ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کر دکھاتا ہے قرآن اُسے اتنا ہی بڑا عقلمند اور دانشور قرار دیتا ہے قرآن کی رُو سے عقلمندی اور دانشوری کا اصل معیار ایمان ہے۔ جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ آیا کسی شخص کو ایمان میں پختگی حاصل ہے یا نہیں اور آیا اس کے اندر عقلمندوں اور دانشوروں میں شمار کئے جانے کی اہلیت موجود ہے یا نہیں، اللہ تعالیٰ نے اس امر کو جانچنے اور اس کا فیصلہ کرنے کے ایک خاص پیمانہ کی نشاندہی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ یہ دیکھے کہ اُس پر نصیحتوں کا اثر ہوتا ہے یا نہیں۔ اور اگر ہوتا ہے تو کس حد تک ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس پیمانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ (الرعد آیت ۲۰)

ترجمہ۔ یقیناً عقل رکھنے والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔

ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے عقل والوں کی یہ نشانی بیان فرمائی کہ ان میں نصیحت پکڑنے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے۔ یعنی جب انہیں نصیحت کی جائے تو وہ اسے فوراً قبول کرتے ہیں۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ نصیحت مومنوں کو ہی فائدہ دیتی ہے۔ دوسرے لوگ نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ وہ ایک کان سے سنتے ہیں اور دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی اس خاص علامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ۝

(الذٰریٰت آیت ۵۶)

ترجمہ:۔ اور (اے نبی) تو یاد دلاتا اور نصیحت کرتا رہ کیونکہ یاد دلانا (اور نصیحت کرنا) مومنوں ہی کو نفع بخشا کرتا ہے۔

ایک طرف اللہ تعالیٰ کے یہ کہنے سے کہ عقل رکھنے والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں اور دوسری طرف اُس کے یہ ذہن نشین کرانے سے کہ نصیحت کرنا مومنوں ہی کو نفع بخشا کرتا ہے صاف ظاہر ہے کہ اصل عقلمند مومن ہی ہوتے ہیں۔ جو لوگ ایمان سے عاری ہوتے وہ اہل دنیا میں کیسے ہی فیلسوف اور عقل کے ٹھیکیدار کیوں نہ شمار ہوں قرآن کی رُو سے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں وہ ہرگز بھی عقلمند یا دانشور شمار نہیں ہوتے۔ اسی لئے دنیا میں جو فیلسوف اور دانشور کہلانے والے خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرتوں پر ایمان نہیں لاتے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فی الحقیقت ان کے دانشور نہ ہونے کو آشکار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا کی قدرتوں اور عجائبات کو محدود سمجھنا دانشمندی نہیں۔ وہ (یعنی ایسا انسان) اپنی ماہیت نہیں جانتا اور سمجھتا۔ اور آسمانی باتوں پر رائے زنی کرتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے کہا ؎

تو کارِ زمیں را نکو ساختی | کہ با آسمان نیز پرداختی

انسان کو لازم ہے کہ اپنی بساط سے بڑھ کر قدم نہ مارے۔ اکثر امراض اور عوارض کے اسباب اور علامات ڈاکٹروں کو معلوم نہیں تو کیا ایسی کمزوری پر اسے مناسب ہے کہ وہ بساط سے بڑھ کر چلے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ طریق عبودیت یہی ہے کہ سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَا کہنے والوں کے ساتھ ہو۔ دیکھو ستارے جو اتنے بڑے بڑے گولے ہیں آسمان میں بغیر ستونوں کے لٹکے ہیں اور خود آسمان بغیر کسی سہارے کے ہزارہا سال سے اسی طرح چلے آتے ہیں۔ چاند ہر روز ڈھلا ڈھلایا نکلتا ہے، آفتاب ہر روز طلوع ہوتا ہے اور ٹھیک رفتار اور روش پر چلتا ہے۔ ہمارے کاموں میں کوئی نہ کوئی غلطی ضرور ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے کام دیکھو کہ یہی چاند سورج اپنے ایک ہی طریق پر چلتے ہیں۔ اگر ہر روز ان باتوں کو سوچو کہ سورج ہر روز مقررہ طریق پر نکلتا ہے، حیات کو نبلاتا ہے تو دیوانہ ہو جاؤ۔ دیکھو ہم پر اتنی حالتیں آتی ہیں اور سورج پر کوئی حالت نہیں آتی۔ ایک گھڑی جو دو ہزار روپے کی ہو اگر وہ بارہ کی بجائے دس اور دس کی بجائے بارہ بجائے تو نکمی اور ناقص سمجھی جاتی ہے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قائم کردہ گھڑی ایسی ہے کہ اس میں ذرہ برابر فرق نہیں اور نہ اس کو کسی چابی کی ضرورت، نہ صاف کرنے کی حاجت۔ کیا ایسے صانع کی طاقتوں کا شمار کر سکتے ہیں۔ انسان حیران ہو جاتا ہے۔ جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ ہماری اشیاء کپڑے برتن وغیرہ جو استعمال میں آتے ہیں گھستے رہتے ہیں۔ بچے جوان اور بوڑھے ہو کر مرتے ہیں لیکن جو سورج کل طلوع ہوا تھا آج بھی وہی سورج ہے اور ایک لاتعداد زمانہ سے اسی طرح چلا آتا ہے اور چلا جائے گا۔ مگر اس پر کوئی حالت تحلیل وغیرہ کی یا اثر زمانہ کا نہیں ہوتا۔ کس قدر گستاخی ہے کہ ایک کیڑا ہو کر اس رافع ذات الٰہی پر حملہ کریں اور جلدی سے حکم کر دیں کہ خدا میں طاقت نہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صـ۹۲، صـ۹۳)

حضور علیہ السلام کے اس پُر معارف ارشاد سے یہ حقیقت پورے طور پر آشکار ہو جاتی ہے کہ عقلمندی اور دانشوری ذہنی چالاکیوں اور عیاریوں میں نہیں بلکہ ایمان باللہ، ایمان بالرسالت اور ایمان بالآخرت میں ہے اور فی الاصل ایمان ہی تمام تر عقلمندی اور دانشوری کا سرچشمہ ہے ۞

## اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"غرض اسلام ایک ایسا پاک مذہب ہے جو ساری نیکیوں کا حقیقی سرچشمہ ہے اور منبع ہے اس لئے کہ نیکیوں کی جڑ ہے اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور وہ بدوں اس کے پیدا نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کے عجائبات اور نشانات تازہ بتازہ دکھلاتا رہے۔ اور یہ بجز اسلام کے کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔ اگر ہے تو کوئی پیش کرے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صـ۳۱۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قرآنِ حکیم اور دورِ حاضر کی ایجادات اور انکشافات

مکرم مولوی ظفر محمد صاحب ظفر فاضل سابق استاذ جامعہ احمدیہ حال احمد نگر

دورِ حاضر میں سائنس نے جتنی بھی ترقی کی ہے وہ الہام الٰہی کا نتیجہ ہے۔ ورنہ عقل بے چاری بغیر الہام الٰہی کی روشنی کے اس قابل نہ تھی کہ یہ حیرت انگیز اختراعات وجود میں لا سکتی۔ اللہ تعالیٰ حسب ضرورت اپنے بندوں کو علمی ترقی کی منازل کی طرف لئے جا رہا ہے۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آسمان میں بھی جاندار مخلوق موجود ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَابَّةٍ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ (شوریٰ)

اور ایک وقت آئے گا کہ اس زمینی اور آسمانی مخلوق کا باہم رابطہ قائم ہو جائے گا

سو سائنسدانوں کو چاہیئے کہ اس مخلوق سے رابطہ پیدا کرنے کے لئے پوری سعی کریں۔ نیز قرآن شریف سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سورج اپنے سارے خاندان سمیت محو سفر ہے۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا (یٰسین)

## گردشِ زمین

یہود اور نصاریٰ نے اوّل تو یہ ظلم کیا کہ آسمانی صحیفوں میں لفظی اور معنوی تحریف کر کے ان کی سیرت و صورت مسخ کر دی اور پھر دوسرا ظلم یہ کیا کہ اپنی محرّف و مبدل کتب کو سائنس کے مطابق نہ پایا تو اعلان کر دیا کہ مذہب اور سائنس میں کوئی تعلق نہیں۔ گویا اپنی خطا خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے خود تو بری ہو گئے اور اللہ تعالیٰ پر اتہام لگا دیا کہ تیرے قول و فعل میں مطابقت نہیں ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول اور فعل میں ہمیشہ تطابق رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ جھوٹ نہیں بولتا وہ جو کہتا ہے وہی کرتا ہے اور جو وہ کرتا ہے وہی کہتا ہے۔ اس کے قول و فعل میں نہ صرف تطابق ہے بلکہ ساتھ ہی تلازم بھی ہے۔ اگر سائنس کا کوئی سچا اور ثابت شدہ مسئلہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے والے کسی کلام کے مخالف ہو تو یہ اس امر کا ثبوت ہوگا کہ وہ کلام درحقیقت اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں۔ ایسے ہی اگر سائنس کا کوئی مسئلہ کسی ایسے کلام سے ٹکرا رہا ہو جو واقعی اللہ تعالیٰ کا کلام ہو تو پھر وہ مسئلہ بجائے سائنس کا مسئلہ کہلانے کے کسی غلط نظریہ کی پیداوار کہلائے گا کیونکہ خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت لازمی ہے اور ٹکرانا ناممکن ہے۔

یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور کلام بھی ایسا کہ جس کی حفاظت کا خود اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ اور صدیوں کا تجربہ شاہد ہے کہ وہ اعلان سچا ہے کیونکہ مخالفین قرآن باوجود ہزار کوشش کے قرآن کریم میں کوئی تغیر و تبدل ثابت نہیں کر سکے۔

پس قرآن نہ صرف یہ کہ حقیقی سائنس کا مخالف نہیں بلکہ وہ خود ایک عملی سائنس ہے۔ اور ہر علمی سائنس کا وہ منبع اور معیار ہے۔ علمی سائنس دنیا میں جو بھی صداقت پیش کرے گی۔ قرآن حکیم میں اسے پہلے سے موجود پائے گی۔ اور یہ وہ حقیقت ہے کہ جسے زمانہ مستقبل تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ بلکہ ایک وقت آئے گا کہ جب انسان کی ذاتی تحقیقات کی حدود ختم ہو جائیں گی تو پھر انسان قرآن کریم ہی کی روشنی میں آگے بڑھے گا اور پھر اللہ تعالیٰ کے قانونِ قدرت کے ایسے عجائبات کا انکشاف ہوگا۔ جو آج انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتے۔

گردشِ زمین کا مسئلہ ایک نیا مسئلہ ہے۔ قرآن کریم کے نزول سے قبل کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ زمین حرکت کر رہی ہے۔ ایسے ہی قرآن کریم کے نزول کے بعد بھی صدیوں تک دنیا اس حقیقت سے ناآشنا رہی ہے۔ حتیٰ کہ مسلمان مفسرین اپنی تفاسیر میں حرکت زمین کا ذکر کرتے ہوئے تاویلات سے کام لینے لگ جاتے تھے۔ اور کہہ دیتے تھے۔ کہ یہ قیامت کے دن ہوگا۔ کیونکہ ان کے پاس کوئی علمی ثبوت موجود نہ تھا۔ حالانکہ قرآن کریم کی متعدد آیات زمین کی حرکت اور گردش کی شہادت دے رہی ہیں۔ اور نہ صرف گردش بلکہ گردش کی کیفیت بھی بتاتی ہیں۔ ذرا اس بارے میں قرآن کریم کا اندازِ بیان ملاحظہ فرمائیے اور غور فرمائیے کہ کس قدر لطیف ہے۔ بعض آیات میں ایسے الفاظ رکھے ہیں۔ جن سے صرف زمین کی حرکت کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ مثلاً زمین کے متعلق ظَهْر (یعنی سواری) اور مناکب (یعنی کندھے) اور مہد و مہاد (یعنی جھولا پنگوڑھا) کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زمین حرکت کر رہی ہے۔ پھر بعض آیات میں بتایا ہے۔ کہ زمین کی حرکت محوری ہے۔ مثلاً سورۂ نحل میں فرمایا۔

وَأَلْقٰى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ

اور یہی الفاظ پھر سورۂ لقمان میں دوہرائے۔ ان الفاظ میں لفظ رَوَاسِيَ اور لفظ تَمِيدَ خاص طور پر قابل توجہ ہیں اور اسی کے عام معنے جبال سمجھے جاتے ہیں لیکن حقیقتاً جبال اور رواسی دو الگ الگ معنی پر روشنی ڈالتے ہیں۔ جبال پہاڑوں کی ظاہری پُر عظمت صورت کا نام ہے۔ اور رواسی ان کی اندرونی کیفیت اور علمِ حیثیت اور سیرت پر روشنی ڈالنے کے لئے مخصوص ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس فرق کو واضح کرنے کے لئے فرمایا

وَالْجِبَالَ أَرْسٰهَا

یعنی جبال کو رسو بخشا گیا تو وہ رواسی کہلائے۔ لہذا ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ "رسو" کے کیا معنی ہیں

مفردات راغب میں لکھا ہے رَسَا الشَّيْءُ۔ ثَبَتَ۔ یعنی کسی چیز کے رسو پانے کے معنی یہ ہیں۔ کہ اس نے قرار پایا اور ٹک گئی اور ایسے ہی رَسَوْتُ بَيْنَ الْقَوْمِ کے معنی ہیں أَثْبَتُّ بَيْنَهُمْ إِيقَاعَ الصُّلْحِ۔ یعنی جو لوگ لڑنے لگے تھے میں نے ان میں سمجھوتہ کرا کے صلح کرا دی۔

پھر دوسرا لفظ تَمِيدَ ہے یہ لفظ فعل مضارع ہے۔ اس کی ماضی مَادَ اور مصدر مَيْدٌ ہے جس کے معنی اضطرابُ الشَّيْءِ الْعَظِيمِ كَاضْطِرَابِ الْأَرْضِ یعنی بہت بڑی چیز کی حرکت جیسے زمین کی حرکت۔ مَادَتْ بِهِ الْأَرْضُ۔ یعنی زمین نے اسے چکرا دیا رَجُلٌ مَائِدٌ یعنی ایسا آدمی جس کو چکر آتے ہوں الْمَائِدَةُ الدَّائِرَةُ مِنَ الْأَرْضِ یعنی زمین کا دائرہ والْمَائِدَةُ الطَّبَقُ الَّذِي عَلَيْهِ الطَّعَامُ وَيُقَالُ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مَائِدَةٌ یعنی وہ ظرف جس پر کھانا دھرا ہوا ہو اسے بھی مائدہ کہتے ہیں اور دسترخوان اور کھانا دونوں الگ الگ بھی مائدہ کہلاتے ہیں۔ اس لغوی تحقیق سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ میں أَلْقٰى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ میں مندرجہ ذیل حقائق پوشیدہ ہیں۔

اوّل۔ یہ کہ زمین گول ہے۔

دوم۔ یہ کہ گھوم رہی ہے۔

سوم۔ یہ کہ رواسی یعنی پہاڑ اس کی گردش میں توازن پیدا کرتے ہیں اور اس کو بے جا ہچکولوں سے بچاتے ہیں۔

چہارم۔ یہ کہ رواسی اور گردشِ زمین انسانوں اور حیوانوں کے لئے سامان معیشت پیدا کرنے میں ممد ہیں۔

پنجم:۔ یہ کہ زمین کی یہ گردش چکی کی گردش کی طرح ہے۔ کیونکہ چکی کے متعلق بھی دَارَتِ الرَّحٰى بولتے ہیں اور یہاں زمین کے متعلق بھی مَادَتِ الْأَرْضُ یعنی دَارَتِ الْأَرْضُ استعمال ہوا ہے لہذا زمین کی اس گردش سے مراد گردش محوری ہے۔ جس سے دن رات پیدا ہوتے ہیں۔

پھر اسی پر بس نہیں بلکہ قرآن مجید میں اس گردش محوری کے علاوہ زمین کی ایک اور گردش کا بھی ثبوت ملتا ہے۔ جیسے فرمایا

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ۔

یعنی جب تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو تو سمجھتے ہو کہ وہ ایک ہی جگہ ٹھہرے ہیں۔ حالانکہ وہ بادلوں کی طرح اڑے جا رہے ہیں۔

اور یہ ظاہر ہے کہ بادلوں کی حرکت محوری نہیں ہوتی۔ لہذا اس آیت میں زمین کی اس گردش کی طرف اشارہ ہے۔ جس سے فصول اربعہ پیدا ہوتی ہیں۔ جو ایک سال میں جا کر پوری ہوتی ہیں۔ نیز قرآن شریف کے ان الفاظ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑوں کی زمین پر وہی حیثیت ہے جیسے بادبانوں کی کشتی پر۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ قرآن کریم زمین کی سالانہ گردش کی کیفیت پر مزید روشنی ڈالتا ہے۔ جیسے فرمایا۔

وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا (النازعات)

اور پھر دوسری جگہ سورۃ الشمس میں فرمایا۔

وَالْأَرْضِ وَمَا طَحٰهَا۔

اور مفردات راغب میں لکھا ہے الطحو کالدحو یعنی الطحو اور دحو ہم معنی ہیں اور الطحو کے معنی ہیں بسط الشیٔ والذھاب بہ۔ یعنی کسی چیز کو پھیلا کر کشاں کشاں لئے پھرنا۔ پھر اس پھرنے کے ثبوت میں حضرت امام راغبؒ ایک شعر کا یہ مصرعہ بطور شاہد پیش کرتے ہیں۔

طحابک قلب فی الحسان طروب

یعنی تیرا حسینوں کو دیکھ کر آپے سے باہر ہوجانے والا دل تجھے کہاں کہاں لئے پھرا۔

اب اس حقیقت کی روشنی میں وَالارضِ وَمَا طحٰھا کے معنی یہ ہوئے کہ خود زمین اور پھر اس کو سرگردان رکھنے والی طاقت ایک حسن ازل کے وجود کی شاہد ہے۔ پھر قرآن کریم صرف اسی بیان پر اکتفا نہیں کرتا کہ زمین کسی خارجی کشش کے ہاتھوں گردش پر مجبور ہے۔ بلکہ ساتھ ہی اس سالانہ گردش کی کیفیت بھی طحو اور دحو کے الفاظ میں بیان فرمادی ہے۔ کیونکہ زمین جس رنگ میں سالانہ گردش کر رہی ہے اس رنگ کی گردش کو عربی میں طحو اور دحو سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اقرب الموارد میں لکھا ہے

یقال للاعب بالجوز العب المدحی

یعنی اخروٹوں سے تماشہ کرنے والے مداری سے کہا جاتا ہے کہ لمبا فاصلہ رکھ کر اخروٹوں کو گردش دو۔

اب ذرا اس کیفیت پر غور فرمائیے کہ جب ایک چابک دست مداری چار پانچ اخروٹوں کو دائیں بائیں باری باری ہوا میں اس طرح پھینکے کہ اس کے ہاتھ میں ہر وقت ایک ہی اخروٹ رہے۔ تو اخروٹوں کی آمد و رفت کی کیا صورت بنتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ذیل کی صورت بنے گی۔

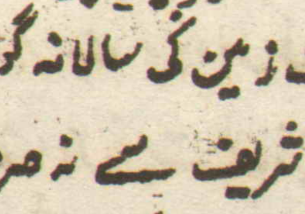

اور یہی صورت زمین کی سالانہ گردش کی ہے۔ لہذا قرآن شریف سے نہ صرف گردش ثابت ہے بلکہ اس کی دونوں گردشوں کے اسباب فوائد اور اس کی کیفیات پر بھی قرآن کریم روشنی ڈالتا ہے۔ فتبارک اللہ رب العالمین۔

## قرآن کریم کے دو لفظ اور زمانہ حال کی ایجادات نو

یہ مضمون آج سے بیس بائیس سال پہلے خاکسار نے الفضل میں شائع کروایا تھا۔ اب نئی نسل کی آگاہی کے لئے دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔

"عربی زبان چونکہ الہامی زبان ہے اس لئے اس میں دوسری زبانوں کے مقابلہ میں بعض ایسی خوبیاں پائی جاتی ہیں جو اس کے ساتھ مخصوص ہیں۔ مثلاً اس کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس کے الفاظ اپنے معانی پر آپ دلالت کرتے ہیں۔ اور اس کے اسماء اپنے مسمّیات کی وجہ تسمیہ پر خود روشنی ڈالتے ہیں اور یہ وہ خوبی ہے جس کو قرآن کریم نے بھی عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ کے الفاظ سے ظاہر فرمایا ہے۔

سو عربی زبان کی اس خوبی کی بناء پر قرآن کریم کے دو لفظوں "رفرف" اور "ھُدھُد" کی حقیقت پیش خدمت ہے۔ لیکن ان الفاظ کی لغوی تحقیق سے پہلے دو باتوں کا سمجھنا ضروری ہے۔

اوّل۔ یہ کہ قرآن کریم میں انبیاء علیہم السلام کے جس قدر واقعات بیان کئے گئے ہیں ان کی حیثیت صرف تاریخی قصوں اور کہانیوں کی نہیں ہے۔ اور نہ ہی وہ صرف ماضی کے واقعات ہیں بلکہ وہ پیشگوئیاں ہیں جن کا تعلق امت محمدیہ اور دشمنانِ اسلام کے مستقبل کے ساتھ ہے اور مستقبل کی ضرورت کے مطابق سابقہ انبیاء کے احوال کو الگ الگ مواقع پر بیان کیا گیا ہے۔ اور

دوم۔ یہ کہ قرآن کریم میں جزا سزا ثواب و عقاب، حشر و نشر اور جنت و جہنم کے متعلق جس قدر آیات آئی ہیں ان سب کا ایک ادنیٰ نمونہ پہلے اس دنیا میں دکھایا جاتا ہے۔ تاکہ یہ نمونہ بعد از موت کے احوال کے لئے ایک زندہ گواہ کا کام دے سکے۔ اسی بناء پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ جنت کی انہار صرف اگلے جہان سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ دریائے نیل، دریائے فرات، دریائے جیحون اور دریائے سیحون بھی انہار جنت میں سے ہیں۔

(مسلم باب الجنۃ)

ان دو حقیقتوں کی وضاحت کے بعد لفظ رفرف اور ھُدھُد کی حقیقت از روئے لغت پیش خدمت ہے۔

منجد میں لکھا ہے کہ

رَفْرَفَ الطائرُ بَسَطَ جناحیہ وحَرَّکَھُمَا

یعنی جب پرندہ پر پھیلا کر انہیں ہلائے تو عربی زبان میں اس کیفیت کو رفرف الطائر کے الفاظ سے ادا کرتے ہیں۔ گویا رفرف الطائر کے معنے ہیں پرندہ نے اپنے پروں کو پھڑپھڑایا اور رفرف الشیٔ صات یعنی اگر کوئی شے آواز نکالے تو اسے بھی "رفرف" کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے

ایسا ہی لکھا ہے کہ

الرفراف طائر یسمونہ
خاطف ظلہ

یعنی رفراف ایک ایسے تیز پرواز پرندے کا نام ہے جس کا دوسرا نام خاطف ظلہ یعنی اتنا پرواز کہ نگاہ اس کے سائے کا تعاقب نہ کر سکے۔

ایسا ہی لکھا ہے۔

الرفرافۃ الظلیم لانہ
یرفرف بجناحیہ ثم
یعدو

یعنی شتر مرغ کو بھی رفراف کہتے ہیں کیونکہ وہ پر مارتا ہوا دوڑتا ہے۔

پھر لکھا ہے

الرفرف شبہ
الطاق یجعل علیہا
طرائف البیت۔

یعنی وہ تختے اور پڑچھتیاں جن پر گھر کا قیمتی سامان رکھا جاتا ہے۔ انہیں بھی عربی زبان میں رفرف کہا جاتا ہے۔

پھر اقرب میں لکھا ہے۔

ذات الرفیف سفن
تُتخذُ سفینتان او
ثلاث۔

یعنی وہ شاہی کشتیاں جو دو منزلہ سہ منزلہ ہوں عربی میں ذات الرفیف کہلاتی ہیں۔

پھر اقرب اور منجد میں لکھا ہے کہ

الرفرف الفراش
المبسوط الوسادۃ۔

یعنی بچھونے اور سرہانے کو بھی رفرف کہتے ہیں اور اس تکیہ کو بھی رفرف کہتے ہیں جو مسند کا کام دے۔

اب ان تمام معنوں کے پیش نظر غور فرمائیے کہ قرآن کریم کے ان الفاظ میں کہ

مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ
خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ

یعنی امت محمدیہ کو ایسی رفرفیں عطا کی جائیں گی جن کا رنگ سبز ہوگا۔ اور بناوٹ کے اعتبار سے محیر العقول ہوں گی۔ اور صورت کے لحاظ سے نہایت حسین ہوں گی۔

کس حقیقت کو پیش کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر رفرف کے جملہ مفاہیم کو پیش نظر رکھا جائے تو رفرف سے مراد دور حاضر کی برق رفتار سواریاں ہیں جو اپنی بناوٹ کے اعتبار سے حسین و جمیل ہیں اور جب دوڑتی یا اڑتی ہیں تو پھڑپھڑاہٹ کی آواز پیدا کرتی ہیں اور پھر ان میں بعض سواریاں ایسی بھی ہیں جن میں نہایت آرام دہ تکیے لگے ہوتے ہیں۔ اور صرف تکیے ہی نہیں بلکہ اگر لیٹنا چاہیں تو نرم نرم بچھونے بھی موجود ہیں اور اگر سامان رکھنا چاہیں تو تختے اور پڑچھتیاں موجود ہیں اور اگر شہروں کے اندر ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا چاہیں تو دو منزلہ لوکل بسیں موجود ہیں۔ اور اگر سمندری سفر کریں تو دو منزلہ سہ منزلہ جہاز موجود ہیں اگر فضائی سفر کرنا چاہیں تو خاطف ظلہ۔ یعنی جن کے سایہ کا نگاہ تعاقب نہ کر سکے۔ برق رفتار شتر مرغ یعنی ہوائی جہاز موجود ہیں۔ سو یہ علیم و خبیر خدا ہی کی شان ہے کہ جس نے ایک "رفرف" کے لفظ میں تمام سواریوں کا نقشہ پیش فرمادیا ہے۔ اس موقعہ پر یہ امر قابل وضاحت ہے کہ یہ رفرف اس دنیا کی ہے اور یہ دنیا کافروں کی جنت ہے لہذا اس رفرف میں کافر و مومن ہر دو شریک ہیں۔ لیکن بعد از موت جو رفرف ہوگی وہ صرف مومنوں کے لئے مخصوص ہوگی۔ نیز لفظ خُضْرٍ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں سبز رنگ خصوصی رنگ اختیار کر جائیگا۔

(باقی)

## مشکلات کا واحد حل

### خُدا کیلئے ہو جاؤ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"انسان پر کبھی بھروسہ نہ کرو جب انسان پر بھروسہ کرو گے تب ہی خالی رہو گے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اسلام یہی ہے کہ صرف خدا کے لئے ہو جاؤ پھر ساری مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۲ ص ۲۴۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ڈاکٹر عبدالسلام کا عزم)

## ڈاکٹر عبدالسلام کے نظریات کی وسیع بنیادوں پر عملی تصدیق کیلئے پانچ ارب ڈالر کی مشینری لگانے کی تجویز!

# یورپ کی تمام حکومتیں خدا تعالیٰ کی وحدانیت ثابت کرنے کے پروگرام میں شریک ہوں گی

## ۱۹۸۸ء کے آخیر تک تمام تجربات پایۂ تکمیل کو پہنچیں گے: بی بی سی سے ڈاکٹر سلام کا انٹرویو

لندن - ۱۸ اکتوبر- شہرۂ آفاق اور نوبل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام نے کہا ہے کہ ان کے نظریات کو وسیع تر بنیادوں پر ثابت کرنے کے لئے پانچ ارب ڈالر (تقریباً پچاس ارب روپے) کے مصرف سے مشینری نصب کی جائے گی۔ بی بی سی کے سائنسی پروگرام میں ایک انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے انکشاف کیا کہ اس مجوزہ مشینری میں ایک بہت بڑا ایکسیلیریٹر ACCELARATOR جنیوا میں نصب کیا جائے گا۔ اس کی تنصیب میں یورپ کی تمام حکومتیں مشترکہ طور پر حصہ لیں گی اور اگر یہ سکیم منظور ہوگئی تو ۱۹۸۸ء میں پروفیسر سلام کے نظریات کو ثابت کرنے کے لئے تجربات مکمل کئے جاسکیں گے۔ پروفیسر سلام نے بتایا کہ اب اس وقت انہوں نے کائنات کے نظام میں کارفرما چار قوتوں میں سے دو کو ایک ہی قوت ثابت کیا ہے۔ مجوزہ ایکسیلیریٹر کی تنصیب کے بعد یہ تین قوتیں رہ جائیں گی۔ اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوگا کہ ان دو قوتوں کو بھی ایک ہی قوت ثابت کیا جائے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ یہ ایک بڑی لمبی کہانی ہے جس کے بارے میں لوگ اپنے اپنے نظریات پیش کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک مسلمان جس کا خدا کی وحدانیت پر ہمیشہ سے یقین ہے وہ اس جستجو میں ہے کہ یہ چار قوتوں کا نظریہ صحیح نظر نہیں آتا اور یہ چاروں ایک ہی قوت کا کرشمہ ہوں گی۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنی عظیم دریافت کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ یہ نظریہ کہ قدرت کی کل چار قوتیں ہیں نیا نظریہ ہے۔ ۱۹۳۵ء کے قریب یہ نظریہ سامنے آیا کہ ساری کائنات کل چار قوتوں کا امتزاج ہے اور ساری کائنات ان کا مشاہدہ کرا رہی ہے۔ یہ ۱۹۳۵ء کے قریب پیش ہوا۔ فزکس کی تاریخ میں ان قوتوں کا مختلف ادوار میں ذکر آیا ہے اور اب ان کا آپس میں اتحاد کروایا گیا ہے۔ یہ سب بڑے بڑے سنگ مقامات تھے۔ سب سے پہلے نیوٹن نے آج سے تین سو سال قبل یہ نظریہ پیش کیا کہ وہ قوت جو ایک سیب کو زمین پر گراتی ہے۔ یہ وہی قوت ہے جس سے TIDAL FORCES یعنی سمندری موجیں پیدا ہوتی ہیں۔ انہی سے سمندر کے پانی کو چاند اپنی طرف کھینچتا ہے اور یہ وہی قوت ہے جس سے سورج زمین کو اپنے گرد گھماتا ہے۔ یہ پہلی UNIFI-CATION یعنی اتحاد کی تھیوری تھی جو نیوٹن نے تین سو سال قبل پیش کی تھی پروفیسر سلام نے بتایا کہ اس کے بعد دو سو سال اور گذر گئے اور پھر میکسویل اور فیراڈے نے دوسری کوشش کی اور یہ نظریہ پیش کیا کہ الیکٹریسٹی (بجلی) اور MEGNETISM (مقناطیسیت) جو اس وقت دو قوتیں گنی جاتی تھیں وہ اصل میں ایک ہی ہیں۔ اگر آپ ایک جگہ الیکٹرک کرنٹ پیدا کرتے ہیں تو اگر اس کے اردگرد ایک مقناطیسی سوئی رکھ دیں تو وہ بھی DEFLECT (حرکت) کرے گی۔ یہ فیراڈے کی DISCOVERY (دریافت) تھی جس کو تجرباتی طور پر میکسویل نے پیش کیا اور اس یونیفکیشن کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج جو ریڈیائی لہریں (روشنی اور گرمی) ہیں۔ یہ ساری ایک ہی قوت کا کرشمہ قرار پائی ہیں۔ ہمارے جسم کی ساری مشینری الیکٹریکل ہے۔ دماغ سے جو IMPULSES (احکام) عضلات کو آتے ہیں وہ سارے الیکٹریکل ہیں۔ پھر نیوکلیئر فورس کی دریافت ہوئی جس سے یہ اندازہ ہوا کہ دو قسم کی نیوکلیئر قوتیں ہیں۔ ایک ویک (کمزور) فورس ہے اور ایک سٹرانگ (طاقت ور) فورس ہے۔ اس طرح سے یہ چار قوتیں بنیں۔ کشش ثقل، برقی مقناطیسیت، کمزور نیوکلیئر فورس اور سٹرانگ نیوکلیئر فورس۔

۱۹۵۹ء میں پروفیسر وُڈ میرے ساتھ آئے۔ وہ اور میں مل کر اس نتیجے پر پہنچے کہ الیکٹرک فورس اور کمزور نیوکلیئر قوت اصل میں ایک چیز ہے ہم نے تھیوری پیش کی جو کہ ہمیں Refine کرنی پڑی۔ ۱۹۶۷ء میں وینبرگ بھی اس Refinement میں شامل ہوگئے۔ ۱۹۶۷ء کے آخیر میں وینبرگ کے ساتھ اس نظریئے کو آخری شکل دی گئی۔

۱۹۷۳ء میں پہلی بار اس نظریئے کے مطابق جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ صحیح ثابت ہوئی۔ پھر ۱۹۷۸ء میں پچھلے سال یہ دوسری پیشگوئی بھی جو کہ خاصی اہم تھی صحیح ثابت ہوئی (یہ وہی ہے جس کے بارے میں سٹینفورڈ میں تجربات کئے گئے) اب جبکہ ان دو کی تجرباتی طور پر تصدیق ہوگئی ہیں تو اب نئی تصدیقات کی ضرورت ہے۔

اس کے لئے بہت بڑے سائز کے ACCEL-ARATOR ایکسیلیریٹر کی ضرورت ہے۔ اس کے بنانے کی تجویز آج کل زیر غور ہے اور ساری یورپین حکومتیں اس مجوزہ سکیم میں شامل ہو رہی ہیں۔ ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام کے انٹرویو سے قبل بی بی سی کے مبصر نے ڈاکٹر سلام کے بارے میں مختصراً بعض تفاصیل بتاتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام نے لاہور میں ابتدائی تعلیم حاصل کی اس کے بعد کیمبرج سے ڈاکٹریٹ کی جہاں پر یہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اب تعلیم بھی دے رہے ہیں ان کو ملنے والے اعزازات کی فہرست بڑی طویل ہے۔ یہ سویڈن کی رائل سائنسی سوسائٹی کے رکن ہیں۔ سویڈن کی حکومت نے ان کو رائل گولڈ میڈل بھی دیا ہے اور یہ سویڈن اور روس کی سائنس اکیڈمیوں کے بھی رکن ہیں۔ کیمبرج سے ان کو ہاپکنز ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔ اس کے علاوہ ایٹم برائے امن کا انعام بھی مل چکا ہے۔ امریکہ اور اٹلی میں ان کی مختلف کاوشوں کو انعامات مل چکے ہیں اور یہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی اقوام متحدہ کی کمیٹی کے چیئرمین بھی رہے ہیں۔ بی بی سی نے بتایا کہ دنیا بھر میں نظریاتی فزکس سے وابستہ اداروں میں ان کی خدمات کو کسی نہ کسی طرح سراہا گیا ہے۔ اٹلی کے شہر ٹریسٹے میں اقوام متحدہ کے تعاون سے انہوں نے نظریاتی طبیعیات کی ریسرچ کا ایک ادارہ قائم کیا ہے جو کہ تیسری دنیا کے فزکس کے طالب علموں کے لئے تحقیق کا مرکز ہے۔ پروفیسر سلام اس ادارے کے ڈائریکٹر بھی ہیں اور لندن کے امپیریل کالج کے پروفیسر بھی ہیں۔ بی بی سی کے مبصر نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام انتہائی بلند مقامات حاصل کرنے کے باوجود رہنے سہنے کے معاملات میں سادہ اور انتہائی منکسر المزاج ہیں اور مذہب کی طرف ان کا اتنا رجحان ہے کہ وہ اکثر اپنی سائنسی تحقیقات کو اسلامی طرز سے منسلک کرتے رہتے ہیں۔ وہ اتنے بڑے سائنس دان ہیں کہ ان کی غور و فکر میں بھی ایک انفرادیت ہوتی ہے اور ان کا کوئی لمحہ سوچ کے بغیر نہیں گذرتا۔ بی بی سی کے مطابق ڈاکٹر عبدالسلام نے جس سائنسی نظریئے پر نوبل انعام حاصل کیا ہے وہ ایک عظیم نصب العین کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ مدت سے ریاضی دانوں کو کسی ایسے مجموعے کی تلاش تھی جو مختلف قوتوں کو مربوط کر سکے۔ ریاضی میں چار اصولوں سے کام لینا پڑتا تھا اور چار قوتیں جو کہ کشش ثقل، برقی مقناطیسیت، کمزور نیوکلیئر قوت اور طاقت ور نیوکلیئر قوت ہیں۔ سائنس دان ان میں ربط قائم کرنے میں ناکام رہے تھے اور یہ چاروں الگ الگ تھیں۔

---

## اپنی زبان میں دعائیں کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ ضروری بات نہیں کہ دعائیں عربی زبان میں کی جائیں۔ چونکہ اصل غرض نماز کی تضرع اور ابتہال ہے اس لئے چاہیئے کہ اپنی مادری زبان میں ہی کرے۔ انسان کو اپنی مادری زبان سے ایک خاص انس ہوتا ہے اور وہ پھر اس پر قادر ہوتا ہے۔ دوسری زبان میں خواہ اس پر کس قدر بھی دخل ہو اور مہارت کامل ہو ایک قسم کی اجنبیت باقی رہتی ہے اس لئے چاہیئے کہ اپنی مادری زبان میں ہی دعا مانگے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۴۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

(۲)

(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء)

۴۰۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب سرگودھا ۰۰۔۔۔۵۰
۴۱۔ مکرم عطاء اللہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد ۰۰۔۔۔۱۵
۴۲۔ " ملک عبدالرب صاحب ٹمبر مرچنٹ ریلوے روڈ ربوہ ۰۰۔۔۔۱۰
۴۳۔ " اختر صاحب پریدار خزانہ ربوہ منجانب مرحوم والدین ۰۰۔۔۔۵۰
۴۴۔ " شاہد احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ ۰۰۔۔۔۲۰
۴۵۔ محترمہ آصفہ چوہدری صاحبہ " " ۰۰۔۔۔۱۰
۴۶۔ " امۃ الحمید صاحبہ قریشی دارالنصر غربی ربوہ ۰۰۔۔۔۲۰
۴۷۔ مکرم چوہدری عنایت الشمس صاحب دارالیمن ربوہ ۰۰۔۔۔۲۰
۴۸۔ " محمد سلیم صاحب " " ۰۰۔۔۔۳۰
۴۹۔ " محمد اکرم صاحب پسر چوہدری عنایت اللہ صاحب دارالیمن ربوہ ۰۰۔۔۔۱۰۰
۵۰۔ محترمہ سیدہ بشریٰ سعادت صاحبہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ " ۰۰۔۔۔۲۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

## دعائے مغفرت

خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ولد چوہدری شیر محمد خان صاحب ۶۲ سال کی عمر میں مورخہ ۲۸ ستمبر بروز جمعۃ المبارک بقضائے الٰہی جرمنی میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نہایت مخلص احمدی، بچپن سے صوم وصلوٰۃ کے پابند، نہایت حلیم الطبع اور موصی تھے۔ خدمتِ سلسلہ کا بہت شوق تھا۔ آپ جرمنی روانہ ہونے سے قبل امام الصلوٰۃ، سیکرٹری مال اور زعیم انصار اللہ کے فرائض انجام دے رہے تھے ۔//

# وقفِ عارضی کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"وقفِ عارضی کی سکیم کے بہت سے فوائد ہیں۔۔۔۔ جماعت کو قرآن کریم پڑھا سکیں۔ اس کی ایسی تربیت کر سکیں کہ وہ قرآن کریم پر عمل کرنے والی ہو۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے اُن فضلوں کو حاصل کرنے والی ہو جو قرآن کریم پڑھنے، قرآن کریم سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کے نتیجہ میں آج ہم پر نازل ہو رہے ہیں اور جو جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض ہے اور تا ہم تمام دنیا میں اشاعت قرآن اور غلبہ اسلام کے فریضہ کو جو ہم پر عائد کیا گیا ہے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کامیاب طور پر پورا کرنے والے ہوں اور اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرنیوالے ہوں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل کے ساتھ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین" (الفضل ۱۴ نومبر ۱۹۶۷ء)

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس غرض کو پورا کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ تحریک وقف عارضی میں اپنے نام پیش فرمائیں تا وہ غلبۂ اسلام کیلئے عائد شدہ فریضہ کو کامیاب طور پر پورا کرکے خدا تعالیٰ کے نزدیک اجر کے مستحق ہو سکیں۔ والسلام (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

// ڈاکٹروں کے مشورہ پر بغرض علاج جرمنی چلے گئے۔ وہاں پر معمولی افاقہ ہوا۔ تقریباً دس روز بعد دوبارہ بیمار ہو گئے پھر کوئی افاقہ نہ ہوا اور آخر کار مورخہ ۲۸ ستمبر شام ۶ بجکر ۵۴ منٹ پر مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کی نمازِ جنازہ ۲ اکتوبر کو ہمبرگ کی مسجد میں ادا کی گئی اور ۵ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک ربوہ میں رات ۹ بجے گھر کے سامنے مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اُسی روز بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دُعا کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اُن کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(شفیق احمد ۵۲/۲۱ محلہ دارالنصر شرقی۔ ربوہ)


## سائٹ پلان سنی پارک

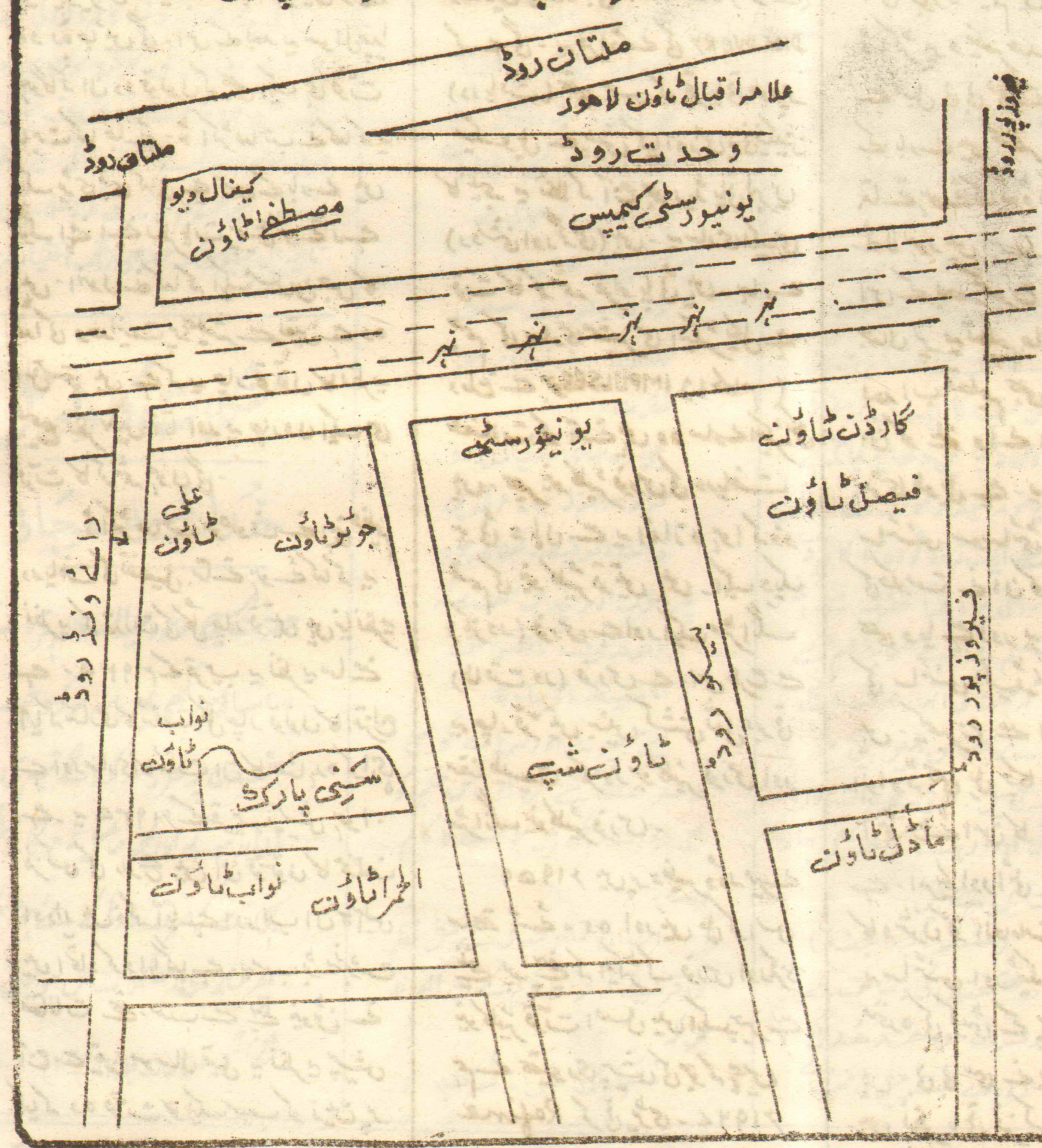


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**جدید سہولتوں سے آراستہ ہاؤسنگ سکیم**

جاری ہے

احمدی بھائیوں کے لئے مخصوص بلاک بکنگ جاری ہے

اور خاص رعایت

# سنی پارک

خصوصیات:

لاہور کے اس خوبصورت علاقے میں ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے ہر منصوبہ ضرورت پوری کرنے کے لئے ۱۰ مرلے، ۱۶ مرلے، ایک کنال، ۲ کنال سے زائد رہائشی و کمرشل پلاٹس بنائے گئے ہیں۔ سرسبز وشاداب علاقہ، وسیع چلڈرن پارک۔ طبی و تعلیمی سہولتوں کیلئے سکول ہسپتال۔ مسجد، مہذب ماحول، وسیع وعریض شاپنگ مرکز۔ ہر بلاک میں کمرشل پلاٹس، کشادہ سڑکیں۔ ہر قسم کی چھوٹی بڑی ٹرانسپورٹ میسر ہے۔

محلِ وقوع — مختلف رہائشی سکیموں اور جوہر ٹاؤن کے مرکز میں واقع ہے۔ نیو کیمپس سے ۲ میل کے فاصلہ پر اور ملتان روڈ سے رائے ونڈ روڈ پر ایک میل کے فاصلہ پر۔

مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس حاصل کریں۔ رابطہ کے لئے فون ۷۱۳۶۱۶، ایک تا ۳ بجے جمعہ کے دن بھی آفس کھلا رہے گا۔

**گل ہاؤسنگ پراجیکٹ خالد ہاؤس بالمقابل گرینڈ بیکری**

ملتان روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# یومِ والدین

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام ماہ ستمبر و اکتوبر ۱۹۷۹ء میں حلقہ دارالعلوم شرقی (نور)، حلقہ دارالصدر غربی (لطیف)، حلقہ دارالصدر شمالی، حلقہ دارالبرکات اور حلقہ دارالنصر وسطی میں یومِ والدین کے عظیم الشان اجلاس منعقد ہوئے جس میں ۸۹۲ اطفال، خدام و انصار اور ۵۲۶ مستورات نے شرکت کی۔ ان اجلاسوں میں علمی و ورزشی اور تربیتی پروگراموں میں سبقت حاصل کرنے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور والدین اور اطفال کو مندرجہ عہدیداران و بزرگانِ سلسلہ نے ان کی ذمہ داریوں کی طرف بہت احسن رنگ میں توجہ دلائی اور نصائح فرمائیں:-

(۱) مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
(۲) " مولوی غلام باری سیف صاحب
(۳) " " نور الحق صاحب انور
(۴) " " شیخ نور احمد صاحب منیر
(۵) " سید کمال یوسف صاحب۔
(۶) " محمد دین صاحب ناز مہتمم اطفال مرکزیہ ربوہ
(۷) " خواجہ عبدالمومن صاحب ناظم اطفال مقامی ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یومِ والدین کے اجلاسات ہر لحاظ سے کامیاب رہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان اجلاسات کے بابرکت نتائج عطا فرمائے۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

# مقامی اجتماع قیادت نمبر ۴ کراچی

مورخہ ۲۳ ستمبر بروز اتوار قیادت ملک کا لجنہ و ناصرات کا چوتھا اجتماع منعقد ہوا۔ صبح کے وقت ناصرات کے مقابلہ جات ہوئے۔ ناصرات کی بچیوں نے مکمل تیاری کے باعث بہت عمدہ پروگرام پیش کیا جسے تمام مہمانوں اور حاضرین نے بہت پسند کیا۔ بیت بازی کے مقابلہ میں تو منصفین فیصلہ ہی نہ کر سکے۔ آخر کار چار ٹیموں کو اوّل انعام دینا پڑا۔

دوپہر کے وقت کھانا جمیعاً اور ظہر و عصر کی نمازیں با جماعت ادا کرنے کے بعد لجنہ کا پروگرام ہوا جو چھ بجے تک جاری رہا۔ یہ پروگرام بھی نہایت عمدہ تھا خصوصاً مشاعرہ جس کی وجہ سے پروگرام میں جدّت اور دلچسپی پیدا ہو گئی۔ بعد ازاں محترمہ امۃ الہادی صاحبہ نے قیادت کی سالانہ کارگزاری کا خاکہ پیش کیا۔ پھر محترمہ نائب صدر صاحبہ نے تقریر فرمائی۔ اجتماع میں مختلف قیادتوں کی عہدہ داران نے بھی شرکت فرمائی۔

پروگرام کا انتظام کلی طور پر حلقہ گوہر آباد کے ذمہ تھا۔ جنہوں نے ایک دن قبل وقار عمل کیا اور نور ہال کو آراستہ کیا اور پروگرام بھی احسن طریق پر پیش کیا۔ کھانے پینے کی اشیاء کے سٹال بھی لگائے گئے۔

بعد دعا ۶ بجے شام قیادت ملک کا اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(مرسلہ:- دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

# درخواست ہائے دعا

☜ خاکسار گزشتہ چھ ماہ سے بلڈ شوگر میں مبتلا ہے گزشتہ دس دن سے گاؤٹ کا سخت حملہ بائیں گھٹنا پر ہوا۔ علاج سے کافی افاقہ ہے۔ خاکسار خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بزرگانِ سلسلہ اور سب بہن بھائیوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے صحت عطا کرے۔ آمین (نصیر احمد چوہدری وینکوور کینیڈا)

☜ جماعت احمدیہ دھاروالی چک ۳۲ ضلع شیخوپورہ کے نہایت مخلص احمدی اور سیکرٹری امور عامہ قریباً ایک ماہ سے سخت بیمار ہیں میو ہسپتال میں دو ہفتے داخل رہے اب گھر میں آگئے ہیں۔ اپریشن تجویز ہوا ہے حالت نہایت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں کہ "اللہ تعالیٰ مکرم موصوف کو صحت کاملہ عاجلہ عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین"

(شریف احمد اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ دھاروالی چک ۳۲ شیخوپورہ)

# صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

## نئے وعدے اور ایزادی کرنیوالے مخلصین

حضرت فاتح الدین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی الٰہی منشاء کے ماتحت جاری فرمودہ عظیم تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے سلسلہ میں جب یہ اعلان ہوا کہ:-

(الف) جن وعدہ کنندگان کو اللہ تعالیٰ توفیق دے وہ اپنے وعدوں میں ایزادی کریں۔
(ب) جو احمدی کسی وجہ سے اس مبارک تحریک میں اب تک شامل نہیں ہو سکے تھے وہ اب ایسا کر سکتے ہیں ان کو ہر سال اپنے وعدہ کا ۱/۱۰ ادا کرنا ہوگا۔

اس اعلان کے شائع ہوتے ہی احباب نے اس طرف توجہ کی ہے۔ وعدوں میں اضافہ اور نئے وعدوں کی درخواستیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں موصول ہونی شروع ہو گئی ہیں:-

(۱) مکرم محمد رافع صاحب فیصل آباد نے -/۱۰،۰۰۰ روپے کا نیا وعدہ کیا ہے اور پہلی قسط -/۱۰۰۰ روپے ساتھ ہی ادا کر دی ہے۔
(۲) مکرم ملک جاوید احمد صاحب کوئٹہ نے اپنے -/۳۰۰۰ روپے کے وعدہ کو دگنا کر کے -/۶۰۰۰ روپے کر دیا ہے۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار۔ سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

# پی۔ اے۔ ایف کالج آف ایروناٹیکل انجینئرنگ کے ذریعہ مینٹیننس ٹیکنیکل برانچ میں کمیشن

ایسے امیدوار جن کی عمر ۲ فروری ۱۹۸۰ء کو ۱۶½ سے ۲۲ سال کے درمیان ہو۔ کم از کم تعلیم الف۔ ایس۔ سی سیکنڈ ڈویژن یا اس کے مساوی (پری انجینئرنگ گروپ)، یا ایف ایس سی تھرڈ ڈویژن (پری انجینئرنگ)، بشرطیکہ امیدوار فزکس اور ریاضی کے ساتھ بی ایس سی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن پاس ہو۔ یا گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ سے مکینیکل (MECHANICAL) یا پاور الیکٹریکل یا الیکٹرانکس میں فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن میں ڈپلومہ یافتہ وغیرہ۔

دیگر کوائف۔ شرائط مذکورہ نوائے وقت میں ملاحظہ فرمائیں۔ مزید تفصیلات کے لئے قریب ترین P.A.F INFORMATION AND SELECTION CENTRE سے رجوع کریں۔

پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ فیصل آباد۔ بہاولپور۔ سکھر۔ کراچی

انٹرویو روزانہ صبح آٹھ بجے۔ انٹرویو کی آخری تاریخ ۱۵/۱۱/۱۹۷۹ مقرر ہے۔

(ناظر تعلیم)

# دعائے مغفرت

میرے والد محترم خواجہ غلام احمد صاحب کا منگل ۲ اکتوبر کو بوقت ۹½ بجے صبح انتقال ہو گیا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کی عمر تقریباً ستر برس تھی اور وہ طویل عرصہ سے علیل چلے آرہے تھے تاہم ان کی وفات حرکت قلب بند ہو جانے سے ہوئی۔ مرحوم کی میت کو سکنی گاؤں گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں ۳ اکتوبر کو سپرد خاک کیا گیا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم سب بہن بھائیوں اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(خواجہ منظور صادق ایم۔ اے۔ آریہ محلہ راولپنڈی)

# خدام الاحمدیہ کا ۳۵واں سالانہ اجتماع خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گیا

## مجلس اطفال دارالذکر فیصل آباد اور قیادت ضلع فیصل آباد کارکردگی کے لحاظ سے اوّل رہیں

ربوہ ۲۱ر اخاء (اکتوبر) مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ۳۵واں سالانہ اجتماع آج یہاں ساڑھے چار بجے نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے ختم ہوگیا۔ اجتماع کے آخر میں حضور نے اختتامی تقریر فرمائی اور اس کے بعد انتہائی پُرسوز اور درد بھری دعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔ حضور نے جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو فضا خدام احمدیت کی اپنے رب کے حضور تضرع کے دوران ہچکیوں اور سسکیوں کی درد انگیز آوازوں سے گونجنے لگی۔ کوئی آنکھ نہ تھی جو اپنے رب کی رحمت کے حصول کے لئے گریہ کناں نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ آج کے آخری اجلاس میں تین بجکر چالیس منٹ پر تشریف لائے۔ حضور نے اس سال کے دوران بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر مجلس اطفال الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد کو عَلَمِ انعامی عنایت فرمایا۔ دوسرے نمبر پر مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ اور تیسرے نمبر پر مجلس اطفال الاحمدیہ مارٹن روڈ کراچی رہیں۔ ان کو سنداتِ خوشنودی دی گئیں۔

مجالس خدام الاحمدیہ میں کارکردگی کے ضلاعی مقابلہ میں قیادت ضلع فیصل آباد اوّل رہی۔ دوسرے نمبر پر قیادت ضلع کراچی آئی اور تیسری پوزیشن قیادت ضلع لاہور نے حاصل کی۔ حضور نے اپنے دستِ مبارک سے ان قائدین اضلاع کو انعامات عطا فرمائے۔ مقابلہ سائیکل سفر میں قیادت ضلع جھنگ اوّل رہی اور اس قیادت کو حضور ایدہ اللہ نے اپنی طرف سے ایک ہزار روپیہ کا انعام مرحمت فرمایا۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر علمی مقابلہ جات میں بحیثیت مجموعی اوّل رہنے پر شیخوپورہ کے مکرم حمید اللہ صاحب نے اوّل انعام حاصل کیا۔ سالانہ مضمون نویسی کے مقابلہ میں اسلام آباد کے محمود مجیب اصغر اوّل آئے۔ انہوں نے سات سو روپے نقد انعام حاصل کیا۔ دوسرے نمبر پر عبد الواسع اسلامیہ پارک آئے ان کو ۵۰۰ روپے کا انعام ملا۔ تیسرے نمبر پر محمد ذکریا ٹورنٹو کینیڈا آئے جن کو تین سو روپے کے انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔

ورزشی مقابلہ جات میں فٹ بال میں اوّل ربوہ، والی بال میں اوّل ربوہ اور کبڈی میں اوّل ربوہ کی ٹیمیں آئیں۔ حضور نے ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب کو مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع میں جبکہ وہ اپنی عمر کے لحاظ سے ابھی خدام میں شامل تھے سوگز کی دوڑ میں اوّل آنے کا وہ انعام عطا فرمایا جو کہ اُس وقت انہیں نہیں دیا جا سکا تھا۔

## حضور ایدہ اللہ کا خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں اختتامی خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

اور مساجد بن چکی ہیں۔

حضور نے اللہ تعالیٰ کے افضال کا مزید ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم کے تراجم اور قرآن کریم کی تفسیر کے کثرت سے شائع کرنے کا انتظام ہو رہا ہے۔ اس منصوبہ کی ابتدا ہو چکی ہے کہ امریکہ میں ایک ملین یعنی دس لاکھ قرآن کریم کے مترجم نسخے تقسیم کئے جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ تجربۃً ایک بہت بڑے چھاپے خانے میں بیس ہزار نسخے طبع کرانے شروع کئے گئے ہیں اور امید ہے کہ نومبر کے مہینے میں وہ یہ بیس ہزار نسخے طبع کر کے ہمیں دے دیں گے۔ اس کے چند صفحات نمونہ کے طور پر ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں۔ طباعت کا معیار بہت اچھا ہے اور بڑے سستے داموں اسے وہ طبع کر رہے ہیں۔ حضور نے اس منصوبے کا اگلا مرحلہ بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ یہ بیس ہزار نسخے سارے امریکہ میں پھیلانے کے بعد مزید آرڈر لئے جائیں گے۔ وہاں ایسے کتب فروش ہیں جو قرآن مجید کے کئی لاکھ نسخے طلب کرتے ہیں لیکن پہلے نمونہ مانگتے تھے۔ اب نمونہ تیار ہو گیا ہے اور روک دُور ہو گئی ہے۔ راہ ہموار ہو گئی ہے اور خدا کے فضل سے ہم امید رکھتے ہیں کہ اگلے چند سالوں میں بڑی کثرت سے لاکھوں کی تعداد میں قرآن کریم امریکہ میں تقسیم ہو جائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ اسی طرح سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں دو جگہ تقاریر کا انتظام کیا گیا جن میں ان ممالک کے حالات کے لحاظ سے کثرت سے لوگ شامل ہوئے۔ وہاں اسلام کی تعلیم سُننے کی طرف عوام کو توجہ پیدا ہو رہی ہے۔

حضور نے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ان ملکوں کے عوام کو اسلام کی تعلیم سنانے کے لئے ہمیں تیاری کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے ہمیں مذہبی تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ضرورت ہے، اس کے لئے جامعہ احمدیہ میں پڑھنا ضروری نہیں۔ ہر احمدی جوان کو زیادہ توجہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ انگریزی دان طبقہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے اقتباسات نہایت اچھی شکل میں اور بہت اعلیٰ انگریزی میں ترجمہ ہو کر طبع ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو پڑھ کر انسان اسلام کے حسن اور دلائل کی تاثیر کا قائل ہو جاتا ہے۔ انہیں ہمیں خود بھی پڑھنا چاہیئے اور اپنے واقف کاروں کو بھی پڑھانا چاہیئے، خصوصاً غیر مسلم واقف کاروں کو۔

حضور نے اپنے خطاب کے آغاز میں خداوند تعالیٰ کی حمد و ثناء فرماتے ہوئے فرمایا رَضِینا باللّٰہ ربًّا۔ ہمارا ربّ کریم بڑا ہی دیالو ہے۔ آسمانوں اور زمین کو ہمارے لئے اس نے اپنی نعماء سے بھر دیا۔ ہر مادی چیز جس کی ہمیں ضرورت تھی ہماری فطرت کو، ہمارے جسموں کو، ہماری روحوں کو اس کے قرب میں آسمانوں تک پہنچنے کیلئے وہ سب کچھ اس نے آسمانوں اور زمین میں ہمارے لئے مہیا کر دیا اور ہمیں اس نے وہ سب طاقتیں عطا کیں جن کے حُسن کا ہر پہلو اسے پیارا ہے اور جن کے ہر پہلو کو حسین بنانا ہمارا کام ہے۔ ہماری ہدایت کیلئے اس نے اپنے فضل سے رحمۃ للعالمین کو ہمارا ہادی اور راہبر بنا کر بھیجا جو ایک کامل اور مکمل تعلیم لے کر آئے جس تعلیم نے ہمارے وجود کے درخت کی ہر شاخ کو بار آور کیا اور جس نے ہماری رُوح کو اللہ کے نور سے منور کیا۔ حضور نے فرمایا کہ اس راہبر سے اس ہادی سے بھی ہم خوش ہیں رَضِیْنَا بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا۔ ہم راضی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنہوں نے ہمارے سامنے ایک کامل اور حسین تر اُسوہ پیش کیا اور ہمارے لئے اس بات کو ممکن بنا دیا کہ ہم میں سے ہر ایک شخص اپنی اپنی استعداد کے دائرہ میں انتہائی رفعتوں کو حاصل کر سکے۔ اس نے نوع انسان سے اسقدر پیار کیا کہ ان کے لئے دعائیں خدا کے حضور میں کچھ اس طرح مانگیں کہ وہ قبول ہوئیں۔

حضور ایدہ اللہ نے لاؤڈ سپیکر نہ ہونے کی وجہ سے قریباً بیس منٹ تک مختصر خطاب فرمایا جو کہ مجمع میں کھڑے ہوئے دو پیغام رسانوں کے ذریعے احباب تک پہنچایا گیا۔ پیغام رسانی کی یہ خدمت مکرم راجہ نصیر احمد صاحب اور مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے ادا کی۔


اندرون، بیرون ملک ہوائی سفر کی ٹکٹوں کی بکنگ اور ہر قسم کی معلومات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

**الٰہی ٹریول سروس**

۹ فضل چیمبر، ۱۶۔ ہال روڈ
لاہور


### درخواست دعا

مکرم خواجہ عبد الکریم صاحب خالد کی ابھی تک صحت ٹھیک نہیں ہوئی احباب جماعت سے انکی کامل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(ماسٹر محمد رفیق گوجرہ)


**جائیداد کی خرید و فروخت**
کیلئے

بہترین، بااعتماد اور تحقیقی ادارہ جس کا نصب العین دیانت، خدمت اور شرافت ہے۔ وہ احباب جو ان خوبیوں کو پسند کرتے ہوں ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں۔

**راجپوت پراپرٹی ڈیلر**
افضل مارکیٹ۔ گولبازار ربوہ


رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴